بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آج جبکہ اسلام کو ہر جگہ بدنام کیا جارہا ہے
خود مسلمان ممالک میں مسلمان، مسلمان کے خون کا پیاسا ہے اور مسلمان کے عمل اسلام کی تعلیم سے دُور جاچکے ہیں
ایسے میں ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے
اور اس کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش اور سیرالیون کے موقع پر شاملین جلسہ کو قیمتی نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 3 ؍فروری 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بنگلہ دیش کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس دفعہ ان کے آخری دن کے جلسہ سے میں نے خطاب نہیں کرنا تھا اس لئے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ خطبہ میں ہی اس حوالہ سے کچھ بات کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت بھی بڑی مخلص جماعت ہے یہ بھی وہ ملک ہے جس میں وہاں کے احمدیوں نے جان کی قربانی بھی دی ہے۔ بارہ تیرہ کے قریب شہید ہوئے سختیاں بھی برداشت کیں اور کر رہے ہیں لیکن احمدیت اور حقیقی اسلام پر ایمان اور یقین میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے پکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان اور یقین میں ہمیشہ اضافہ کرتا چلا جائے۔ اسی طرح سیرالیون میں بھی آج جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے اور وہاں بھی ان کو بعض موسم کی وجہ سے پریشانی تھی اور کچھ سکیورٹی کے خدشات تھے۔ انہوں نے بھی دعا کا کہا اور جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے کہا اللہ تعالیٰ اس کو بھی بابرکت فرمائے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس مقصد کے لئے یہ جلسے منعقد ہوتے ہیں اس مقصد کی روح کو ہم سمجھنے والے ہوں اور پھر حاصل کرنے والے ہوں چاہے وہ دنیا کے کسی ملک میں ہے۔ بنگلہ دیش میں یا سیرالیون میں یا افریقہ کے یا کہیں اور بھی۔ اور وہ مقصد کیا ہے؟ وہ مقصد وہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف اوقات میں جلسے کے حوالے سے بیان فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ جلسہ کے افتتاح کے موقع پر بنگلہ دیش والے بھی، سیرالیون والے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کو سُن چکے ہیں۔ دنیا کے ہر احمدی کو ہر وقت یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ صرف تین دن کا مقصد نہیں ہے بلکہ ایک احمدی مسلمان کی تمام زندگی کا مقصد ہے۔ پس ہر وقت ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے ان مقاصد کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جلسہ کا مقصد ایک یہ ہے کہ زہد اور تقویٰ پیدا ہو۔ اب یہ کوئی عارضی چیز نہیں ہے مستقل رہنے والی چیز ہے۔ پھر جلسے پر آنا تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کے خوف کا حقیقی ادراک دلانے والا ہو۔ یہ بھی ایک مستقل چیز ہے یعنی ایسا خوف جو صرف خوفزدہ ہو کر ڈرنے والا خوف نہیں ہے بلکہ اپنے

محبوب کی ناراضگی کا خوف ہو۔ پھر یہ کہ جلسہ پر آنا اور روحانی ماحول ایک دوسرے کے لئے دلوں میں نرمی پیدا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے محبت میں بڑھنے والا ہو۔ آپس میں ایسا بھائی چارہ پیدا ہو جائے جس پر دنیا رشک کرے کہ ایسے نمونے ہی حقیقی اسلامی تعلیم کا اظہار ہیں۔

آپ علیہ السلام نے اس بات کی ضرورت کا بھی احساس دلایا کہ آپ کے ماننے والے انکسار اور عاجزی دکھانے والے ہوں۔ تکبر اور غرور کو اپنے اندر سے بالکل نکال دیں۔ آج جبکہ اسلام کو ہر جگہ بدنام کیا جا رہا ہے خود مسلمان ممالک میں مسلمان، مسلمان کے خون کا پیاسا ہے اور مسلمان کے عمل اسلام کی تعلیم سے دور جا چکے ہیں ایسے میں ہم احمدیوں نے ہی دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ جلسہ اس لئے منعقد کیا جاتا ہے کہ اس ماحول میں رہ کر یعنی ان تین دنوں میں جو ماحول بنتا ہے اس میں رہ کر اپنے زنگ اتاریں دلوں کے زنگ اتاریں۔ اعتقادی لحاظ سے بیشک بہت مضبوط ہیں یہاں کے رہنے والے احمدی اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا اس کے لئے بنگلہ دیش کے احمدیوں نے جانیں بھی قربان کیں لیکن اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک سے یہ چاہتا ہے کہ اسلام کے اس نشأۃ ثانیہ کے زمانے میں اپنی عملی حالتوں کو بھی اعلیٰ معیاروں پر لے کر جائیں۔ نمازوں کی پابندی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کریں اپنی نمازوں کے اندر نمازوں کی روح کو قائم کرنے کی کوشش کریں اس بارے میں میں گذشتہ دو خطبات میں بڑی تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔ حقوق العباد کی ادائیگی اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ ادا کریں۔ جیسا کہ ذکر ہوا جلسوں کے مقاصد میں ایک مقصد زہد اور تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ تقویٰ کے بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

تقویٰ کے معنی ہیں کہ بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا مگر یاد رکھو نیکی اتنی نہیں کہ ایک شخص کہے کہ میں نیک ہوں اس لئے کہ میں نے کسی کا مال نہیں لیا کسی کو لوٹا نہیں غصب نہیں کیا کسی کے حقوق غصب نہیں کئے نقب زنی نہیں کی چوری نہیں کرتا بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے یہ کوئی نیکی نہیں ہے یہ تو مذاق ہے کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا پس یہ کوئی نیکی نہیں کہ جو عارف کی نگاہ میں قابل قدر ہو بلکہ اصل اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔ اسی لئے یہاں فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ○

یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو بدی سے پرہیز کرتے ہیں اور ساتھ ہی نیکیاں بھی کرتے ہیں۔

دعا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

کہ دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ ایک مٹی لو وہ دعا سے سونا بن جاتی ہے۔ ایسی تاثیر ہونی چاہئے دعا میں۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے لیکن کیسی دعا فرمایا کہ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے ایسی دعا جو دل

سے نکل رہی ہو اور روح پگھلتی ہو اس کے ساتھ۔ اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کے ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے۔ اگر نماز کی حقیقت معلوم کرنی ہے کہ کیا حقیقت ہے تو پھر یہ نماز ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں نمازیں بڑی پڑھی ہیں اللہ نہیں ملا تو یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرح محرک ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ اگر ظاہری طور پر صرف قیام کیا رکوع کیا سجدے کئے نمازوں میں تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جبتک کہ اس کے ساتھ یہ کوشش شامل نہ ہو کہ روح بھی اپنے طور پر قیام اور رکوع اور سجود سے کچھ حصہ لے اور یہ حصہ لینا معرفت پر موقوف ہے اور معرفت فضل پر موقوف ہے۔ پس آپ نے ایک جگہ فرمایا اس کی اور وضاحت فرمائی

کہ فضل جو ہے یہ ملتا تو اللہ کے فضل سے ہے سب کچھ اس لئے فضل کو حاصل کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکو۔ اسی سے مانگو اور جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ معرفت حاصل ہو تو پھر ہی حقیقی نماز بھی ادا ہوتی ہے اور اس کے لئے مجاہدہ اور محنت کی ضرورت ہے لگاتار کوشش کی ضرورت ہے۔ جب مجاہدہ ہوگا تب ہی مقصد پیدائش بھی حاصل ہوگا۔

فرمایا :

اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے۔ لوگ نمازیں پڑھ لیتے ہیں مسجدوں میں بھی آ جاتے ہیں چندے بھی دے دیتے ہیں بعض دفعہ جان کی قربانیاں بھی دے دیتے ہیں لیکن بعض دفعہ ایسے موقعے آتے ہیں کہ لوگوں کا حق ادا کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ پس اس مرحلے پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہئے۔ فرمایا کہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے کوشش کی جائے کہ دشمن کو برباد کر دیں۔ پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پرواہ نہیں کرتے اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے ہیں افتراء کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں کا اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو پھر ایک کے بعد دوسری برائی آتی ہے جس طرح بچے دیئے جاتے ہیں ایک بدی دوسرا بچہ پیدا کر دیتی ہے۔ جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی فرمایا کہ میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں، اس کی خلاف ورزی تمہارا چال چلن ہے اس کے خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا۔ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں کوئی ذاتی دشمنی نہ ہو۔ فرمایا خوب یاد رکھو کہ

انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔ اللہ اور رسول کے عزت کا سوال پیدا ہوتا ہے تو وہاں دشمنی پیدا ہو جاتی ہے یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمنی سمجھنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلا وجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ۔ دشمن ہے اس سے الگ ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کر دو معاملہ۔ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔ ممکن ہو تو دشمن کی اصلاح کے لئے دعا کرو اپنی طرف سے کوئی نئی بھاجی اس کے ساتھ شروع نہ کرو یعنی کوئی نیا جھگڑا شروع نہ کرو دو اس کے ساتھ۔ فرمایا کہ یہ امور ہیں جو تزکیہ نفس سے متعلق ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ ایک دشمن سے لڑتے تھے اور محض خدا تعالیٰ کے لئے لڑتے تھے آخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے نیچے گرالیا اور اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے اس نے جھٹ حضرت علی کے منہ پر تھوک دیا۔ آپ فوراً اس کی چھاتی پر سے اتر آئے اور اسے چھوڑ دیا اس لئے کہ اب تک تو میں محض خدا تعالیٰ کے لئے تیرے ساتھ لڑتا تھا لیکن اب جبکہ تو نے میرے منہ پر تھوک دیا ہے تو میرے اپنے نفس کا بھی کچھ حصہ اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ پس میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے لئے تمہیں قتل کروں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے نفس کے دشمن کو دشمن نہیں سمجھا۔ ایسی فطرت اور عادت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ اگر نفسانی لالچ اور اغراض کے لئے کسی کو دکھ دیتے اور عداوت کے سلسلوں کو وسیع کرتے ہیں تو اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی کیا بات ہوگی۔

پس کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی کو دکھ نہیں دینا اور اللہ اور رسول کے دشمن کو دشمن سمجھو اپنا۔ وہاں سے اٹھ جاؤ اس کے لئے دعا کرو اس کی اصلاح کی کوشش کرو اور اس کے حملوں کا جواب دو جو جائز طریقے ہیں لیکن یہ نہیں کہ اس کی ہر بات کو برا سمجھتے ہوئے مکمل طور پر غلط طریقے سے دشمنی پہ اُتر جاؤ۔ یہ بھی غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کا حقیقی فہم اور ادراک عطا فرمائے اور اپنا فضل فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والی ہماری نمازیں اور عبادتیں ہوں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی باریکی کو سمجھنے والا ہمیں بنائے اللہ تعالیٰ۔ ہمارا ہر فعل چاہے وہ دنیاوی ہو، اس نیت سے ہو کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر حال میں حاصل کرنا اور مقدم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 3 February 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB